السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکا آٹھویں جماعت میں فیل تھا جس نے کسی طریقے سے علاقہ غیر سنٹر علجوبائی سکول سے دسویں جماعت کے امتحان کےلیے رول نمبر پشاور بورڈ سے حاصل کیا۔ علجوبائی سکول میں یہ کام مسلسل ہوتا آرہا ہے کہ جتنے لڑکے ہوتے ہیں ان میں سے ہر لڑکے سے ہر سال سودا ہوتا ہے نقل کے بارے میں۔ یعنی اس وقت جب یہ لڑکا امتحان دے رہا تھا۔ فی لڑکا 750/روپے دینے پر تیار کرایا گیا اس پر لڑکوں کو کاپیوں سے لکھنے کی کھلم کھلا اجازت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ جو لڑکا اپنی جگہ دوسرے شخص کو بٹھائے اس کو 200/روپے دینے ہوتے ہیں اس لڑکے نے بھی۔ 200/روپے دے کر امتحان پاس کیا۔ اب وہ لڑکا گورنمنٹ پرائمری سکول کا استاد بن گیا ہے یہ واقعہ تھا۔

رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں دوزخی ہیں۔ (ضعیف الترغیب والترھیب للبانی (2/79)(1342-1341)وقال منکر) اب یہ گناہ کیسے دور کیا جا سکتا ہے؟ (1)

یہ لڑکا جو استاد بن کر تنخواہ لے رہا ہے۔ کیا اس کی تنخواہ حرام ہوگی جب کہ یہ خوب محنت سے بچوں کو پڑھا رہا ہے۔ (2)

یہ لڑکا اپنی غلطی پر بہت پچھتا رہا ہے اور شرعی حل کا طالب ہے۔ (3)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

عزیز طالب علم جن پر خطر مراحل سے گزر کر ملازمت کی کرسی پر براجمان ہوا ہے بے حد افسوسناک قابل توجہ اور لائق التفات لمحات ہیں موجودہ حالات میں اس چاہیے کہ اپنی ماضی کی کوتاہیوں پر نادم ہو کر رب کے حضور سر بسجود ہو کر معافی کی درخواست کرے قرآن مجید میں ہے۔

وَالَّذينَ إِذا فَعَلوا فـٰحِشَةً أَو ظَلَموا أَنفُسَهُم ذَكَرُوا اللَّهَ فَاستَغفَروا لِذُنوبِهِم وَمَن يَغفِرُ الذُّنوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَم يُصِرّوا عَلىٰ ما فَعَلوا وَهُم يَعلَمونَ ﴿١٣٥﴾... سورة آل عمران

''اور وہ کہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا بخش بھی کون سکتا ہے؟ اور جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے۔''

اور صحیح حدیث میں وارد ہے:

(فان العبد اذا اعترف بذنب ثم تاب تاب اللہ علیہ» صحیح البخاری کتاب المغازی باب حدیث الافک (٤١٤١) صحیح مسلم کتاب التوبۃ باب فی حدیث الافک وقبول توبۃ القاذف (7020»

''یعنی''بندہ جب گناہ کا اعتراف کرتا ہے۔ پھر رب کے حضور توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

سابقہ لغزشوں کے مداوا کی بہترین شکل یہ ہے کہ توبہ نصوحہ کے بعد خوب محنت اور لگن سے محولہ فرض کو ادا کیا جائے۔

اس امر کا بڑا کفارہ یہی ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ واللہ ولی التوفیق۔

نیز ممکن حد تک مزید اطمینان و تسلی کی خاطر اپنے کو دوبارہ امتحان کے لئے تیار کرنا بھی مستحسن فعل ہے۔ حدیث میں ہے۔

«دع ما یریبک الی مالا یریبک»

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص837